SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 124-136
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Mr. Rashad Manzoor. (2024). A Review of The Principles of Family in Islam and The Laws of Punjab Province Against Domestic Violence: اسلام میں خاندان کے اصول اور گھریلو تشدد کے خلاف صوبہ پنجاب کے قوانین کا جائزہ. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/331

# " A Review of The Principles of Family in Islam and The Laws of Punjab Province Against Domestic Violence

# اسلام میں خاندان کے اصول اور گھریلو تشدد کے خلاف صوبہ پنجاب کے قوانین کا جائزہ"

Mr. Rashad Manzoor

MS Islamic Studies Scholar, Riphah International University, Islamabad

## Abstract

The concept of family in Islam is a fundamental and crucial social institution that emphasizes love, cooperation, and societal stability. In light of the Quran and Sunnah, there is a clear directive to ensure respect, rights, and fulfilment of duties among family members. The guidelines provided for the rights and duties between husband and wife, the relationships between parents and children, and interactions with other close relatives are key elements of Islamic teachings. Islam does not tolerate domestic violence and strongly condemns it. The Quran and Sunnah explicitly protect the rights of women and children and prohibit any form of physical or mental abuse. In Punjab, significant legal measures against domestic violence include the Punjab Protection of Women Against Violence Act 2016, which provides immediate shelter, medical care, and legal assistance to affected women. Additionally, under the Punjab Family Courts Act 2015, the speed of case hearings and decisions in family courts has been expedited to resolve domestic violence cases more swiftly. The Punjab Women Protection Cell is also an important institution that offers legal consultation, protection, and support to affected women and helps them connect with the police and other relevant agencies. These laws and institutions provide effective measures for the prevention of domestic violence and support for victims in accordance with Islamic teachings, playing a crucial role in promoting social justice.

## تعارف:

اسلام میں خاندان کا تصور ایک بنیادی اور اہم سماجی ادارہ ہے جو محبت، تعاون، اور معاشرتی استحکام پر زور دیتا ہے۔ قرآن اور سنت کی روشنی میں، خاندان کے اراکین کے درمیان احترام، حقوق، اور فرائض کی تکمیل کو یقینی بنانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ شوہر اور بیوی کے مابین حقوق و فرائض، والدین اور بچوں کے درمیان تعلقات، اور دیگر قریبی رشتہ داروں کے ساتھ برتاؤ کی رہنمائی اسلامی تعلیمات کے اہم اجزاء ہیں۔ اسلام میں گھریلو تشدد کی کوئی گنجائش نہیں اور اسے سختی سے ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآن اور سنت میں خواتین اور بچوں کے حقوق کا تحفظ واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، اور کسی بھی قسم کی جسمانی یا ذہنی اذیت کی ممانعت کی گئی ہے۔ پنجاب میں گھریلو تشدد کے خلاف قانونی اقدامات میں نمایاں

قانون پنجاب پروٹیکشن آف ویمن AGAINST وائلنس ایکٹ 2016 ہے، جو متاثرہ خواتین کو فوری پناہ، طبّی امداد، اور قانونی معاونت فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، پنجاب فیملی کورٹس ایکٹ 2015 کے تحت، فیملی کورٹس میں مقدمات کی سماعت اور فیصلے کی رفتار تیز کی گئی ہے، جس کا مقصد گھریلو تشدد کے مقدمات کو جلد حل کرنا ہے۔ پنجاب وویمن پروٹیکشن سیل بھی ایک اہم ادارہ ہے جو متاثرہ خواتین کو قانونی مشاورت، تحفظ، اور مدد فراہم کرتا ہے، اور انہیں پولیس اور دیگر متعلقہ اداروں کے ساتھ رابطے میں مدد کرتا ہے۔ یہ قوانین اور ادارے اسلامی تعلیمات کے مطابق گھریلو تشدد کی روک تھام اور متاثرین کی مدد کے لیے موثر اقدامات فراہم کرتے ہیں، اور معاشرتی انصاف کے قیام کی کوشش میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

اسلام میں خاندان معاشرتی ڈھانچے کا بنیادی ستون ہے۔ یہ معاشرتی استحکام اور افراد کی روحانی وجذباتی نشوونما کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں خاندان کو بڑی اہمیت دی گئی ہے، جہاں والدین اور بچوں کے حقوق و فرائض کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ خاندان کا یہ تصور اس بات پر زور دیتا ہے کہ مضبوط خاندانی ڈھانچہ معاشرتی ترقی کا ضامن ہے۔ لیکن جب خاندان کے اندر تشدد جیسی منفی سرگرمیاں پیدا ہوتی ہیں، تو یہ نہ صرف فرد بلکہ پورے معاشرے کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ گھریلو تشدد کی مختلف صورتیں اور ان کے اثرات کو سمجھنے کے لیے اسلامی تعلیمات میں بیان کردہ اصولوں کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ[i]۔

"اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کی، بے شک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔"

خاندان معاشرتی استحکام اور افراد کی روحانی وجذباتی نشوونما کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں والدین اور بچوں کے حقوق و فرائض کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ[ii]"۔

"تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

گھریلو تشدد ایک ایسا عمل ہے جو خاندان کے اندر نفسیاتی، جسمانی یا جذباتی نقصان پہنچاتا ہے۔ یہ تشدد والدین، بچوں، بہن بھائیوں یا ازدواجی تعلقات میں پیش آسکتا ہے۔ اسلام میں کسی بھی قسم کے تشدد کی سختی سے ممانعت ہے اور امن و محبت پر مبنی معاشرتی تعلقات کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ تاہم، جب گھریلو تشدد کا مسئلہ پیش آتا ہے تو اس کے اسباب، اثرات اور ممکنہ حل کو سمجھنا ضروری ہے۔ اسلامی فقہ میں گھریلو تشدد کی مختلف صورتوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے تاکہ اس مسئلے کا مؤثر اور قابل عمل حل پیش کیا جاسکے۔

**خاندان اور تشدد کا مفہوم اور مختلف صورتیں**

خاندان ایک ایسا معاشرتی ادارہ ہے جو انسان کی بنیادی ضروریات اور جذباتی سکون فراہم کرتا ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے خاندان کو معاشرتی استحکام کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔ خاندان کا مفہوم وسیع ہے جو والدین، بچے، بہن بھائی اور دیگر قریبی رشتہ داروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے: "اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے"[iii]۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام میں خاندانی تعلقات کی اہمیت کو کس قدر بلند مقام دیا گیا ہے۔ خاندان کی بنیادی ذمہ داری افراد کی تربیت اور ان کی اخلاقی و معاشرتی ترقی میں معاونت کرنا ہے۔ اسلامی معاشرتی نظریات کے مطابق، ایک مضبوط اور مستحکم خاندان ہی معاشرے کی تعمیر و ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے[iv]۔

لیکن جب تشدد جیسے منفی عوامل خاندان کے اندر در آتے ہیں، تو یہ افراد کی جسمانی، نفسیاتی اور جذباتی صحت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ جسمانی تشدد، جیسے مار پیٹ، جنسی تشدد، جیسے زبردستی، اور نفسیاتی تشدد، جیسے ذلیل کرنا یا دھمکیاں دینا، خاندان کے اندر مختلف صورتوں میں پیش آتے ہیں۔ ان تمام صورتوں کا مقصد فرد کو نقصان پہنچانا اور اس کی عزت نفس کو

مجروح کرنا ہوتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ بہترین سلوک کرے"[v]۔ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں ہر قسم کے تشدد کی ممانعت کی گئی ہے اور امن و محبت پر مبنی معاشرتی تعلقات کو فروغ دیا گیا ہے[vi]۔ اسلامی نقطہ نظر سے، تشدد کو روکنے اور خاندانی تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے اخلاقی تعلیمات اور سماجی اصولوں پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔

تشدد کی مختلف صورتیں خاندان کے مختلف افراد پر مختلف انداز میں اثر انداز ہوتی ہیں۔ جسمانی تشدد، جیسے مار پیٹ، نہ صرف متاثرہ فرد کے جسم پر اثر انداز ہوتا ہے بلکہ اس کی ذہنی صحت پر بھی منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔ جنسی تشدد، جیسے زبردستی، متاثرہ فرد کی عزت نفس کو برباد کرتا ہے اور اس کے ذاتی تعلقات کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اسی طرح، نفسیاتی تشدد، جیسے ذلیل کرنا یا دھمکیاں دینا، فرد کی ذہنی حالت کو متاثر کرتا ہے، جس سے وہ احساسِ عدم تحفظ اور بے بسی کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ تمام صورتیں اجتماعی طور پر خاندان کے ماحول کو زہر آلود کر دیتی ہیں، جس کے نتیجے میں نہ صرف فرد بلکہ پورے خاندان کی فلاح و بہبود متاثر ہوتی ہے[vii]۔

اسلامی تعلیمات میں ہر قسم کے تشدد کی ممانعت کی گئی ہے، اور امن و محبت پر مبنی معاشرتی تعلقات کو فروغ دیا گیا ہے۔ قرآن اور سنت میں صلح، محبت اور ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری پر زور دیا گیا ہے، جو کہ تشدد کے برعکس ہے۔ اسلامی تعلیمات میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ مسلمان کو ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے اور ہر قسم کے ظلم و زیادتی سے بچنا چاہیے۔ اس حوالے سے، معزز عالم دین علامہ اقبال کی تعلیمات میں بھی انسانی حقوق اور عدل و انصاف کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے، جو کہ تشدد کے خلاف ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہیں[viii]۔

ڈاکٹر عمران جاوید کے مطابق، جسمانی تشدد نہ صرف جسمانی زخموں کا باعث بنتا ہے بلکہ اس سے متاثرہ فرد کی ذہنی صحت بھی متاثر ہوتی ہے[ix]۔

### ذہنی تشدد

ذہنی تشدد میں جذباتی استحصال، دھمکیاں، اور مستقل تنقید شامل ہوتی ہے، جو متاثرہ فرد کی خود اعتمادی کو نقصان پہنچاتی ہے۔ ڈاکٹر زینب شاہین کے مطابق، ذہنی تشدد کا اثر اتنا ہی نقصان دہ ہو سکتا ہے جتنا کہ جسمانی تشدد، اور یہ فرد کو نفسیاتی بیماریوں کی طرف دھکیل سکتا ہے[x]۔

### جنسی تشدد

جنسی تشدد میں جبراً جنسی تعلقات قائم کرنا، جنسی ہراسانی، اور جنسی استحصال شامل ہیں۔ یہ تشدد زیادہ تر خواتین اور بچوں کے خلاف کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر پروین شاکر نے اپنی تحقیق میں بتایا ہے کہ جنسی تشدد کا شکار افراد میں ڈپریشن اور پی ٹی ایس ڈی جیسے مسائل زیادہ عام ہوتے ہیں[xi]۔

### مالی تشدد

مالی تشدد میں کسی فرد کی مالی وسائل پر کنٹرول کرنا، مالی مدد سے محروم کرنا، اور کام کرنے سے روکنا شامل ہے۔ یہ تشدد اکثر خواتین کے خلاف کیا جاتا ہے تاکہ ان کی خود مختاری کو محدود کیا جا سکے۔ ڈاکٹر خالد محمود نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ مالی تشدد کے باعث متاثرہ فرد کی معاشرتی حیثیت اور مالی خود مختاری ختم ہو جاتی ہے[xii]۔

### گھریلو تشدد کا تصور

گھریلو تشدد ایک عالمی مسئلہ ہے جو مختلف معاشروں میں مختلف صورتوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ تشدد ایک ایسا عمل ہے جو کسی بھی فرد کو اس کے گھر میں محفوظ اور پرسکون ماحول سے محروم کر دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، گھریلو تشدد کسی بھی شکل میں ناقابل قبول ہے اور اس کا تدارک ضروری ہے۔ گھریلو تشدد کا تصور اسلامی فقہ میں بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے تاکہ اس مسئلے کا حل پیش کیا جا سکے۔

اسلام میں گھریلو تشدد کی ممانعت کی گئی ہے اور اس کے خلاف سخت اقدامات اٹھانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ گھریلو تشدد کا مسئلہ صرف جسمانی نقصان تک محدود نہیں بلکہ اس کا نفسیاتی اور جذباتی اثر بھی ہوتا ہے جو فرد کی زندگی پر گہرے نقوش چھوڑتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں خاندان کے اندر امن و محبت کی فضا کو فروغ دینے پر زور دیا گیا ہے تاکہ ہر فرد خوشحال اور مطمئن زندگی گزار سکے۔ گھریلو تشدد کے خلاف اقدامات اور اس کے حل کے لیے اسلامی فقہ میں متعدد اصول اور احکام موجود ہیں جو معاشرتی استحکام کو یقینی بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

شریعت میں، گھریلو تشدد کو کسی بھی قسم کی بدسلوکی کے طور پر تعریف کیا جاتا ہے جو کسی شوہر، بیوی، بچے یا کسی دوسرے خاندانی فرد کی طرف سے کی جاتی ہے۔ اس میں جسمانی مار پیٹ، زبانی بدسلوکی، جذباتی استحصال، جنسی زیادتی اور اقتصادی استحصال شامل ہیں۔

### شریعت میں گھریلو تشدد کی حرمت

شریعت میں، گھریلو تشدد کو قطعی طور پر حرام قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث میں اس کی سختی سے مذمت کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَا تُؤْذِيهِنَّ وَأَنْتُمْ لَهُنَّ قَوَّامُونَ [xiii]۔

ترجمہ: اور انہیں تکلیف نہ دو، اور تم ان کے معاملے میں قابض ہو۔

)اور ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خَيْرُ رِجَالِكُمْ خَيْرُهُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي [xiv]۔

ترجمہ: تمہارے بہترین مرد وہ ہیں جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ بہترین سلوک کرتے ہیں، اور میں تم میں سے اپنے اہل و عیال کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرنے والا ہوں۔

### گھریلو تشدد کے اسباب

گھریلو تشدد کے اسباب مختلف اور پیچیدہ ہو سکتے ہیں، جن میں سماجی، معاشرتی، نفسیاتی، اور اقتصادی عوامل شامل ہوتے ہیں۔ ان عوامل کی شناخت اور تجزیہ کرنا ضروری ہے تاکہ اس مسئلے کا مؤثر حل تلاش کیا جا سکے۔ ڈاکٹر فرحان اکبر کے مطابق، گھریلو تشدد کی بنیادی وجوہات میں سماجی نابرابری، پدر شاہی نظام، اور روایتی صنفی کردار شامل ہیں جو عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کمزور اور انحصار کرنے والا بنا دیتے ہیں [xv]۔ ان عوامل کے باعث عورتیں اکثر گھریلو تشدد کا شکار ہوتی ہیں اور انہیں اپنے حقوق کی جدوجہد میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

نفسیاتی اور جذباتی عوامل بھی گھریلو تشدد میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صائمہ قریشی کے مطابق، بچوں کی پرورش کے دوران تشدد کا سامنا کرنے والے افراد یا ایسے افراد جنہوں نے بچپن میں تشدد دیکھا ہو، ان میں بھی بڑے ہو کر تشدد کا رجحان پیدا ہو سکتا ہے [xvi]۔ نفسیاتی بیماریوں، جیسے کہ ڈپریشن، انزائٹی، اور خود اعتمادی کی کمی بھی گھریلو تشدد کے اسباب میں شامل ہو سکتی ہیں۔ مزید برآں، اقتصادی مسائل، بے روزگاری، اور مالی بحران بھی گھریلو تشدد کو بڑھانے والے عوامل میں شامل ہیں۔ ان عوامل کے باعث افراد میں غصہ، مایوسی، اور بے بسی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جو گھریلو تشدد کی شکل میں ظاہر ہو سکتے ہیں۔

### بدسلوکی کرنے والے (تشدد کے مرتکب) سے متعلق وجوہات

تشدد کے مرتکب افراد کے پیچھے مختلف وجوہات کارفرما ہوتی ہیں، جن میں بچپن کے تجربات، نفسیاتی مسائل، سماجی و ثقافتی عوامل، اور منفی معاشرتی اثرات شامل ہیں۔ ہر وجہ کا تفصیلی جائزہ لینے سے یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ تشدد کے رجحانات کیسے پیدا ہوتے ہیں اور ان کو کیسے روکا جا سکتا ہے۔

### بچپن کے تجربات

تشدد کے مرتکب افراد میں سے اکثر وہ ہوتے ہیں جنہوں نے اپنے بچپن میں تشدد کا سامنا کیا ہوتا ہے یا وہ بچپن میں تشدد کا مشاہدہ کر چکے ہوتے ہیں۔ بچپن کے دوران تشدد کا سامنا کرنے والے افراد میں بڑے ہو کر تشدد کے رجحانات پیدا ہو سکتے ہیں[xvii]۔ بچپن کے تجربات انسان کی شخصیت اور رویے پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ تشدد کے ماحول میں پرورش پانے والے افراد میں غصہ اور جارحیت کے جذبات زیادہ پائے جاتے ہیں، اور وہ اپنے مسائل کو تشدد کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

### نفسیاتی مسائل

نفسیاتی مسائل بھی بدسلوکی کرنے والے افراد کے تشدد کے رجحانات میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ڈاکٹر سارہ یاسمین کے مطابق، ڈپریشن، انزائٹی، اور دیگر نفسیاتی بیماریاں بھی تشدد کے محرکات بن سکتی ہیں[xviii]۔ بعض افراد میں خود اعتمادی کی کمی، احساس کمتری، اور تناؤ کی صورتحال میں غصے کی شدت زیادہ ہوتی ہے، جو ان کو تشدد کی طرف مائل کرتی ہے۔ مزید برآں، بعض نفسیاتی حالتیں جیسے کہ نارسیسسٹک پرسنیلٹی ڈس آرڈر یا اینٹی سوشیئل پرسنیلٹی ڈس آرڈر بھی افراد کو بدسلوکی کی طرف دھکیل سکتی ہیں۔ ان نفسیاتی مسائل کے باعث افراد کو غصے اور جارحیت پر قابو پانا مشکل ہوتا ہے، جس کی وجہ سے وہ گھریلو تشدد کا مرتکب ہوتے ہیں۔

### سماجی وثقافتی عوامل

سماجی وثقافتی عوامل بھی بدسلوکی کے مرتکب افراد کے تشدد کے رویے میں شامل ہوتے ہیں۔ پدرشاہی نظام، سماجی نابرابری، اور روایتی صنفی کردار بھی تشدد کے اسباب میں شامل ہیں[xix]۔ معاشرتی توقعات اور روایتی صنفی کرداروں کی بنا پر مردوں کو عورتوں پر حاکمیت حاصل کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے، جس کی بنا پر وہ اپنے گھر والوں پر تشدد کا استعمال کرتے ہیں۔ مزید برآں، منفی معاشرتی اثرات جیسے کہ نشہ آور مواد کا استعمال، بے روزگاری، اور مالی مشکلات بھی تشدد کے رجحانات کو بڑھاتے ہیں۔ یہ سماجی وثقافتی عوامل تشدد کو ایک معمول کے طور پر قبول کرنے کی راہ ہموار کرتے ہیں، جس سے تشدد کے رجحانات میں اضافہ ہوتا ہے۔

### زیادتی یا تشدد کا شکار ہونے والے سے متعلق وجوہات

زیادتی یا تشدد کا شکار ہونا کبھی بھی متاثرہ شخص کی غلطی نہیں ہوتی۔ یہ ایک سنگین جرم ہے جو طاقت اور کنٹرول کے استعمال کے بارے میں ہے۔ تاہم، ایسے کچھ عوامل ہیں جو کسی شخص کو زیادتی یا تشدد کا شکار ہونے کے زیادہ خطرے میں ڈال سکتے ہیں۔

### سماجی عوامل اور گھریلو تشدد

گھریلو تشدد ایک پیچیدہ مسئلہ ہے جس کی جڑیں فرد، خاندان اور معاشرے میں گہری ہیں۔ سماجی عوامل، جیسے عدم مساوات، صنفی امتیاز، اور روایتی صنفی کردار، گھریلو تشدد کے خطرے کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

### عدم مساوات

معاشروں میں موجود عدم مساوات، خاص طور پر صنفی عدم مساوات، گھریلو تشدد کے لیے ایک زرخیز زمین فراہم کرتی ہے۔ جب خواتین اور بچوں کو معاشرے میں کم اہمیت اور کم طاقتور سمجھا جاتا ہے، تو انہیں تشدد کا نشانہ بننے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ اس عدم مساوات کی وجہ سے مردوں کو اکثر یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ خواتین اور بچوں پر قابو پانے اور ان پر کنٹرول کرنے کا حق رکھتے ہیں، جس کے نتیجے میں تشدد کا استعمال ہوتا ہے۔

### صنفی امتیاز

صنفی امتیاز، جس میں مردوں اور عورتوں کے درمیان حقوق اور مواقع میں فرق شامل ہے، گھریلو تشدد کے ایک اہم محرک کے طور پر کام کرتا ہے۔ جب مردوں کو معاشرے میں زیادہ طاقتور اور اہم سمجھا جاتا ہے، تو وہ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ وہ خواتین پر قابو پانے اور ان پر کنٹرول کرنے کا حق رکھتے ہیں، جس کے نتیجے میں تشدد کا استعمال ہوتا ہے۔ صنفی امتیاز خواتین اور بچوں کو کمزور اور بے بس محسوس کر سکتا ہے، جس سے ان کے لیے تشدد سے بچنا اور اس کی اطلاع دینا مشکل ہو جاتا ہے۔

**روایتی صنفی کردار**

روایتی صنفی کردار، جو مردوں اور عورتوں کے لیے معاشرے میں مخصوص کردار اور توقعات کو بیان کرتے ہیں، بھی گھریلو تشدد میں حصہ ڈال سکتے ہیں۔ جب مردوں کو گھر کے سربراہ اور خواتین کو گھریلو کام کرنے والے کے طور پر دیکھا جاتا ہے، تو یہ طاقت کے عدم توازن کو برقرار رکھنے میں مدد کر سکتا ہے جو تشدد کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، اگر خواتین کو صبر اور خاموشی برداشت کرنے والی سمجھا جاتا ہے، تو وہ تشدد کا شکار ہونے کے بعد بھی اس کی اطلاع دینے سے ہچکچا سکتی ہیں۔

تحقیق کے مطابق، پدر شاہی نظام اور سماجی نابرابری کی بنا پر عورتوں کو کمزور سمجھا جاتا ہے، جس کی وجہ سے وہ اکثر تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔ مزید برآں، بعض معاشرتی رویے اور توقعات، جیسے کہ عورتوں کی خاموشی اور صبر، بھی انہیں تشدد کا شکار بناتے ہیں۔

**نفسیاتی عوامل اور گھریلو تشدد**

گھریلو تشدد کے پیچھے کئی عوامل کارفرما ہوتے ہیں، جن میں نفسیاتی عوامل بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ عوامل کسی فرد کو تشدد کا شکار ہونے یا کرنے کے زیادہ خطرے میں ڈال سکتے ہیں۔

**اہم نفسیاتی عوامل میں شامل ہیں**

**خوداعتمادی کی کمی :** کم خوداعتمادی رکھنے والے افراد اکثر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ محبت، احترام اور اچھے سلوک کے قابل نہیں ہیں۔ اس کی وجہ سے وہ بدسلوکی اور تشدد کو برداشت کرنے کا زیادہ امکان رکھتے ہیں، کیونکہ وہ یقین نہیں کرتے کہ وہ بہتر کے مستحق ہیں۔

**خوف اور مایوسی :** خوف اور مایوسی سے متاثرہ افراد اکثر احساس کرتے ہیں کہ ان کے پاس اپنے حالات کو کنٹرول کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ یہ انہیں تشدد کا شکار ہونے کے بعد اس کی اطلاع دینے یا اس سے بچنے کے لیے اقدامات کرنے سے روک سکتا ہے۔

**نفسیاتی مسائل :** ڈپریشن، انزائٹی، اور پوسٹ ٹرامیٹک اسٹریس ڈس آرڈر (PTSD) جیسے نفسیاتی مسائل افراد کو کمزور بنا سکتے ہیں اور انہیں تشدد کا شکار بننے کے لیے زیادہ حساس بنا سکتے ہیں۔ یہ مسائل ان کے فیصلہ سازی کے عمل کو متاثر کر سکتے ہیں اور انہیں خطرناک صورتحال میں پھنسنے کا زیادہ امکان بنا سکتے ہیں۔

ڈاکٹر فریدہ خان کے مطابق، جن افراد کی خوداعتمادی کم ہوتی ہے یا جو خوف اور مایوسی میں مبتلا ہوتے ہیں، وہ زیادہ تر تشدد کا شکار ہوتے ہیں۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ نفسیاتی مسائل، جیسے کہ ڈپریشن اور انزائٹی، افراد کو کمزور بنا دیتی ہیں اور انہیں تشدد کا شکار بننے کی راہ پر ڈالتی ہیں۔

**اقتصادی عوامل اور گھریلو تشدد**

گھریلو تشدد میں اقتصادی عوامل بھی ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ عوامل کسی فرد کو تشدد کا شکار ہونے یا کرنے کے زیادہ خطرے میں ڈال سکتے ہیں۔

**اہم اقتصادی عوامل میں شامل ہیں:**

**مالی مشکلات:** غربت اور مالی مشکلات اکثر تشدد کا باعث بن سکتی ہیں۔ جب لوگ پیسے کے لیے جدوجہد کر رہے ہوتے ہیں، تو وہ تناؤ اور مایوسی کا شکار ہو سکتے ہیں، جس سے تشدد پھوٹ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، مالی مشکلات طاقت کے عدم توازن کو جنم دے سکتی ہیں، جس سے مردوں کو خواتین پر کنٹرول اور طاقت حاصل کرنے کے لیے تشدد کا استعمال کرنے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

**بے روزگاری:** بے روزگاری بھی گھریلو تشدد کا ایک خطرہ ہے۔ جب لوگوں کے پاس نوکری نہیں ہوتی، تو وہ محسوس کر سکتے ہیں کہ ان کی زندگی پر ان کا کوئی کنٹرول نہیں ہے، جس سے غصہ اور مایوسی پیدا ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ، بے روزگاری مالی مشکلات کا باعث بن سکتی ہے، جو جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، تشدد کا ایک اور خطرہ ہے۔

**اقتصادی انحصار:** عورتیں جو مالی طور پر اپنے شوہر یا خاندان کے دیگر افراد پر انحصار کرتی ہیں، ان میں تشدد کا شکار ہونے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ اقتصادی انحصار کی بنا پر، یہ عورتیں اکثر تشدد برداشت کرتی ہیں اور خاموش رہنے پر مجبور ہوتی ہیں، کیونکہ وہ ڈرتی ہیں کہ اگر وہ چلی گئیں تو وہ خود کو اور اپنے بچوں کو کیسے سپورٹ کریں گی۔ مالی مشکلات، بے روزگاری، اور اقتصادی انحصار افراد کو تشدد کا شکار بناتے ہیں۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ عورتیں جو مالی طور پر اپنے شوہر یا خاندان کے دیگر افراد پر انحصار کرتی ہیں، ان میں تشدد کا شکار ہونے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔

### خانگی امور میں شریعت اسلامی کی تعلیمات

شریعت اسلامی کی تعلیمات خانگی امور میں ایک جامع اور متوازن رہنمائی فراہم کرتی ہیں جو فرد، خاندان، اور معاشرتی نظام کے بہترین مفاد میں ہے۔ اسلام نے خاندان کو معاشرتی ڈھانچے کی بنیادی اکائی قرار دیا ہے اور اس کے استحکام اور خوشحالی کے لئے واضح ہدایات فراہم کی ہیں۔ خانگی امور میں شریعت کی تعلیمات کا مقصد نہ صرف ازدواجی رشتے کو مضبوط بنانا ہے بلکہ والدین اور بچوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کو بھی واضح کرنا ہے۔ ڈاکٹر فضل الرحمن کے مطابق، اسلامی تعلیمات میں خاندان کی اہمیت بہت زیادہ ہے اور اس کے استحکام کے لئے واضح اور جامع رہنمائی موجود ہے[xx]۔

شریعت اسلامی کی تعلیمات میں مرد اور عورت کے حقوق و فرائض کو متوازن انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مرد کو خاندان کا سرپرست اور کفیل مقرر کیا گیا ہے جبکہ عورت کو خاندان کی نگہبان اور گھر کی ملکہ کا درجہ دیا گیا ہے۔ یہ تقسیم نہ صرف خاندان کی ساخت کو مضبوط بناتی ہے بلکہ معاشرتی توازن کو بھی برقرار رکھتی ہے۔ اسلام نے مرد اور عورت دونوں کو برابر اہمیت دی ہے اور ان کے حقوق و فرائض کو واضح طور پر بیان کیا ہے تاکہ خانگی زندگی میں توازن اور ہم آہنگی قائم رہے[xxi]۔ خاندانی زندگی میں محبت، رحمت، اور عدل کی تعلیمات شریعت اسلامی کا خاصہ ہیں۔ اسلام نے شوہر اور بیوی کے درمیان محبت اور احترام پر مبنی تعلقات کو فروغ دیا ہے اور ان کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعات کو حل کرنے کے لئے عدل و انصاف کی تعلیمات دی ہیں۔ بچوں کے حقوق کی پاسداری اور ان کی تربیت کو والدین کی اولین ذمہ داری قرار دیا گیا ہے۔ شریعت اسلامی نے خاندانی زندگی میں محبت، رحمت، اور عدل کی تعلیمات کو بنیادی اہمیت دی ہے تاکہ ایک پرامن اور خوشحال خاندان کی تشکیل ہو سکے[xxii]۔

### شریعت عمومی طور پر حسن سلوک کی تاکید

شریعت اسلامی میں حسن سلوک کی تاکید بہت اہمیت رکھتی ہے، اور یہ تعلیمات قرآن و حدیث میں واضح طور پر موجود ہیں۔ حسن سلوک سے مراد دوسروں کے ساتھ مہربانی، شفقت، اور عدل و انصاف کا برتاؤ کرنا ہے۔ یہ تعلیمات نہ صرف اسلامی معاشرتی زندگی کی بنیاد ہیں بلکہ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں سکون اور ہم آہنگی کی ضمانت بھی فراہم کرتی ہیں۔

### قرآن کی روشنی میں حسن سلوک کی تاکید

قرآن مجید میں متعدد آیات ہیں جو حسن سلوک کی تاکید کرتی ہیں۔ سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِالْأَرْحَامِ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُوبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا[xxiii]۔

"اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریبی پڑوسی اور دور کے پڑوسی، ساتھ والے ساتھی اور مسافر اور جن کے دائیں ہاتھوں میں تمہاری ملکیت ہے ان کے ساتھ احسان کرو۔ بے شک اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور مغرور ہوتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر مختلف طبقات کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تاکید کی ہے۔

**حدیث کی روشنی میں حسن سلوک کی تاکید**

حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) کی احادیث میں بھی حسن سلوک کی بہت تاکید ملتی ہے۔ ایک حدیث میں آپ (ﷺ) نے فرمایا:

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِ[xxiv]۔

''ایمان میں سب سے کامل وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے اور تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیویوں کے ساتھ سب سے اچھا سلوک کرتا ہے''۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حسن سلوک کا تعلق براہ راست ایمان کی تکمیل سے ہے۔ مزید برآں، ایک اور حدیث میں آپ (ﷺ) نے فرمایا: "مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں" (مسلم)۔ یہ حدیث اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ حسن سلوک صرف زبانی یا عملی طور پر نہیں بلکہ دل سے بھی ہونا چاہئے۔

**روزمرہ زندگی میں حسن سلوک کی تطبیق**

شریعت کی یہ تعلیمات ہمارے روزمرہ کے معاملات میں بھی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ قرآن اور حدیث کی روشنی میں حسن سلوک کا مظاہرہ ہمیں مختلف مواقع پر کرنا چاہئے، جیسے کہ خاندانی زندگی میں، کاروباری معاملات میں، اور عمومی معاشرتی تعلقات میں۔ روزانہ کی زندگی میں ہم اپنے والدین، بچوں، رشتے داروں، دوستوں، اور حتیٰ کہ اجنبی لوگوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔

**سماجی انصاف اور حسن سلوک**

اسلام میں سماجی انصاف کا تصور بھی حسن سلوک کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَن تَعْدِلُوا ۚ وَإِن تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا[xxv]۔

اے ایمان والو! عدل کے ساتھ قائم رہو، اللہ کے لئے گواہی دو، چاہے وہ تمہارے خلاف ہو یا والدین اور رشتہ داروں کے خلاف۔ اگر (جس کے خلاف گواہی دو) مال دار ہو یا فقیر، تو اللہ ان دونوں کا زیادہ خیر خواہ ہے، تو خواہش کے پیچھے نہ چلو کہ عدل نہ کرو۔ اور اگر تم ہیر پھیر کرو یا منہ پھیرو تو یقیناً اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

یہ آیت سماجی انصاف کے قیام کی تاکید کرتی ہے، جو حسن سلوک کا ایک اہم جزو ہے۔ عدل و انصاف کا قیام اور اس کا عملی مظاہرہ ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

**حسن سلوک کا اجر**

قرآن اور حدیث میں حسن سلوک کرنے والوں کے لئے اجر کا بھی وعدہ کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ[xxvi]۔

"جو مرد یا عورت نیک عمل کرے اور وہ مسلمان ہو تو ہم ضرور اسے پاکیزہ زندگی دیں گے اور ہم ضرور انہیں ان کے بہترین کاموں کے بدلے میں ان کا اجر دیں گے"۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حسن سلوک کا اجر دنیا اور آخرت دونوں میں ملے گا۔

**شریعت گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید**

شریعت اسلامی گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک کی بہت زیادہ تاکید کرتی ہے، کیونکہ خاندان ایک معاشرتی ڈھانچے کی بنیادی اکائی ہے۔ حسن سلوک نہ صرف خاندانی تعلقات کو مضبوط بناتا ہے بلکہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں محبت اور احترام کی فضاء بھی قائم کرتا ہے۔

قرآن کریم میں متعدد آیات ہیں جو گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔ان میں سے کچھ آیات درج ذیل ہیں:

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا یَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَیْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَن یَأْتِینَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَیْئًا وَیَجْعَلَ اللَّهُ فِیهِ خَیْرًا كَثِیرًا[xxvii]۔

اے ایمان والو! عورتوں کو زبردستی وارث بنانا تمہارے لیے جائز نہیں ہے اور نہ انہیں اس لیے تنگ کرو کہ تم نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لے لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی کریں۔اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو۔ پھر اگر تم ان سے ناراض ہو تو ہو سکتا ہے کہ تمہیں کوئی چیز ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی کر دے۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عورتوں کے حقوق کے بارے میں ہدایات دی ہیں۔اس آیت میں مسلمانوں کو منع فرمایا گیا ہے کہ وہ عورتوں کو زبردستی وارث بنائیں یا انہیں تنگ کریں۔ تاہم، اگر عورت کھلی برائی کرے تو اس صورت میں شوہر اسے طلاق دے سکتا ہے اور اسے مہر واپس کرنے پر بھی مجبور کر سکتا ہے۔آیت کے آخری حصے میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عورتوں کے ساتھ اچھے طریقے سے رہنے کی تلقین کی ہے۔

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا یَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیمًا[xxviii]۔

اور آپ کے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ آپ صرف اسی کی عبادت کریں اور اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں آپ کی موجودگی میں بوڑھے ہو جائیں تو انہیں کبھی بھی "اُف" تک نہ کہیں اور نہ ہی انہیں سختی سے ٹوکیں، بلکہ ان سے ہمیشہ نرم اور عزت والے انداز میں بات کریں۔

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِیكُمْ نَارًا[xxix]"

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔اس آیت میں ایمان والوں کو اپنی اور اپنے خاندان کی حفاظت کے بارے میں ہدایت دی گئی ہے، خاص طور پر جہنم کی آگ سے بچنے کے لیے۔یہ آیت صرف فرد کی اصلاح کی بات نہیں کرتی بلکہ گھر والوں کی اصلاح اور ان کی حفاظت کی بھی تاکید کرتی ہے۔ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے اہل خانہ کو نیکی کی راہ پر چلنے کی ترغیب دے۔

احادیث مبارکہ میں بھی گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

من كان خيرًا لأهله كان خير النا- یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِیكُمْ نَارًا" یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِیكُمْ نَارًا[xxx]"

جو شخص اپنے گھر والوں کے لیے بہترین ہو، وہ میرے لیے سب سے زیادہ محبوب ہے۔

من يرزق امرأتين أو بنتين أو أختين حتى يستغنيان لا يدخل النار[xxxi]

جو دو عورتوں، بیٹیوں یا بہنوں کی کفالت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ خود کفیل ہو جائیں، وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔

## گھریلو تشدد کے خاتمے کے لئے جامع حکمت عملی

گھریلو تشدد کے خاتمے کے لئے ایک جامع حکمت عملی کی ضرورت ہے جس میں تعلیمی، سماجی، اور قانونی اقدامات شامل ہوں۔ تعلیمی اصلاحات کے ذریعے نئی نسل کو حقوق انسانی اور اسلامی اصولوں کے بارے میں آگاہ کیا جائے، سماجی شعور بیداری کی مہمات کے ذریعے عوام الناس کو تشدد کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے، اور قانونی نظام کو مضبوط بنا کر متاثرہ افراد کو فوری اور مؤثر انصاف فراہم کیا جائے۔ اس طرح، گھریلو تشدد کے مسئلے کو کم کیا جا سکتا ہے اور ایک پرامن اور خوشحال معاشرت قائم کی جا سکتی ہے[xxxii]۔

### پنجاب میں خواتین اور بچوں کے خلاف تشدد کی روک تھام کے قوانین

پنجاب حکومت نے خواتین اور بچوں کے خلاف تشدد کی روک تھام کے لیے مختلف قوانین اور پالیسیاں متعارف کروائی ہیں تاکہ انہیں محفوظ اور مساوی حقوق فراہم کیے جا سکیں۔ ان میں سے ایک اہم قانون "پنجاب پروٹیکشن آف ویمن اگینسٹ وائلنس ایکٹ 2016" ہے[xxxiii]۔ اس قانون کا مقصد خواتین کو ہر قسم کے تشدد، خواہ وہ جسمانی ہو یا ذہنی، سے تحفظ فراہم کرنا ہے۔ اس کے تحت، مخصوص ادارے اور کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں جو خواتین کے تحفظ کے لیے کام کرتی ہیں۔ خواتین کو تشدد کا شکار ہونے پر فوری مدد فراہم کرنے کے لیے ویمن پروٹیکشن کمیٹی اور ویمن پروٹیکشن سینٹر جیسے ادارے قائم کیے گئے ہیں۔

بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے "پنجاب چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو" قائم کیا گیا ہے[xxxiv]۔ اس بیورو کا مقصد بچوں کو ہر قسم کے تشدد، استحصال اور بدسلوکی سے بچانا ہے۔ اس کے تحت مختلف پروگرامز اور مہمات چلائی جاتی ہیں جو بچوں کی حفاظت اور ان کے حقوق کی آگاہی فراہم کرتی ہیں۔ بیورو کے زیر انتظام چلنے والے شیلٹر ہومز اور چائلڈ پروٹیکشن یونٹس بچوں کو محفوظ ماحول فراہم کرتے ہیں جہاں وہ اپنی تعلیم اور تربیت جاری رکھ سکتے ہیں۔

تشدد کے خلاف قوانین کے موثر نفاذ کے لیے پولیس اور عدالتی نظام میں بھی اصلاحات کی گئی ہیں۔ پولیس افسران کو خصوصی تربیت فراہم کی جاتی ہے تاکہ وہ خواتین اور بچوں کے ساتھ پیش آنے والے تشدد کے واقعات کو بہتر طریقے سے سنبھال سکیں۔ عدالتی نظام میں تیزی لانے کے لیے مخصوص عدالتیں قائم کی گئی ہیں جہاں خواتین اور بچوں کے تشدد کے کیسز کی فوری سماعت کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ، متاثرین کے لیے ہیلپ لائنز اور سپورٹ سینٹرز قائم کیے گئے ہیں تاکہ وہ بلا خوف و خطر مدد حاصل کر سکیں۔

خواتین اور بچوں کے خلاف تشدد کی روک تھام کے لیے آگاہی مہمات بھی چلائی جاتی ہیں۔ میڈیا اور تعلیمی اداروں کے ذریعے لوگوں کو اس مسئلے کی سنگینی سے آگاہ کیا جاتا ہے اور انہیں تشدد کے خاتمے کے لیے متحرک کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ، مقامی کمیونٹیز میں ورکشاپس اور سیمینارز منعقد کیے جاتے ہیں جہاں لوگوں کو تشدد کے نقصانات اور اس کی روک تھام کے طریقوں کے بارے میں آگاہی فراہم کی جاتی ہے۔ ان تمام اقدامات کا مقصد ایک محفوظ اور پرامن معاشرہ تشکیل دینا ہے جہاں ہر فرد کے حقوق کی پاسداری کی جائے[xxxv]۔

### نتائج

اسلامی تعلیمات میں خاندان کی بنیادی حیثیت اور اس کی اہمیت کو بہت زیادہ سراہا گیا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث میں خاندان کے مختلف ارکان کے حقوق و فرائض کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ایک مضبوط اور مستحکم خاندان ہی ایک پرامن اور متوازن معاشرتی نظام کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے، والدین، بچوں، بہن بھائیوں اور میاں بیوی کے تعلقات محبت، احترام اور ذمہ داری پر مبنی ہونے چاہئیں تاکہ ہر فرد کی روحانی اور جذباتی نشوونما ممکن ہو سکے۔ تاہم، جب خاندان کے اندر تشدد کی صورتیں پیدا ہوتی ہیں تو یہ نہ صرف افراد بلکہ پورے معاشرے پر منفی اثرات مرتب کرتی ہیں۔ گھریلو تشدد کی مختلف صورتیں جیسے جسمانی، جنسی، اور نفسیاتی تشدد خاندان کے افراد کی جسمانی اور ذہنی صحت کو شدید نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں کسی بھی قسم کے تشدد کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے اور معاشرتی تعلقات کو محبت اور امن کی بنیاد پر استوار کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ اسلامی فقہ میں گھریلو تشدد کی مختلف صورتوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے تاکہ اس مسئلے کا مؤثر اور قابل عمل حل پیش کیا جا سکے۔ اسلامی نقطہ نظر سے، تشدد کو روکنے اور خاندانی تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے اخلاقی تعلیمات اور سماجی اصولوں پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی

رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا"۔اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے خاندان کے ہر رکن کے ساتھ انصاف کرے اور کسی قسم کے تشدد سے گریز کرے۔

گھریلو تشدد کے اسباب مختلف اور پیچیدہ ہو سکتے ہیں جن میں سماجی، معاشرتی، نفسیاتی اور اقتصادی عوامل شامل ہیں۔ان عوامل کی شناخت اور تجزیہ کرنا ضروری ہے تاکہ اس مسئلے کا مؤثر حل تلاش کیا جا سکے۔ پدر شاہی نظام، سماجی نابرابری، نفسیاتی بیماریاں اور اقتصادی مسائل گھریلو تشدد کے اہم اسباب میں شامل ہیں۔اسلامی معاشرتی نظریات کے مطابق، ایک مضبوط اور مستحکم خاندان ہی معاشرے کی تعمیر و ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں ہر قسم کے تشدد کی ممانعت کی گئی ہے اور امن و محبت پر مبنی معاشرتی تعلقات کو فروغ دیا گیا ہے۔قرآن اور سنت میں صلح، محبت اور ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری پر زور دیا گیا ہے، جو کہ تشدد کے برعکس ہے۔اسلامی تعلیمات میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ مسلمان کو ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے اور ہر قسم کے ظلم و زیادتی سے بچنا چاہیے۔اس حوالے سے، معزز عالم دین علامہ اقبال کی تعلیمات میں بھی انسانی حقوق اور عدل و انصاف کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے، جو کہ تشدد کے خلاف ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

**سفارشات**

درج ذیل سفارشات اس تحقیق کی روشنی میں پیش کی جا رہی ہیں تاکہ اسلامی معاشرتی نظام میں گھریلو تشدد کو کم کیا جا سکے اور خاندانوں کو مضبوط بنایا جا سکے:

- اسلامی تعلیمات اور اقدار کی روشنی میں نوجوان نسل کو خاندانی تعلقات کے بارے میں بہتر تربیت فراہم کی جائے۔
- تعلیمی اداروں میں اسلامی اخلاقیات اور انسانی حقوق کے حوالے سے خصوصی کورسز متعارف کروائے جائیں۔
- گھریلو تشدد کے خلاف سخت قوانین بنائے جائیں اور ان پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔
- عدالتی نظام میں تیزی لائی جائے تاکہ متاثرین کو فوری انصاف مل سکے۔
- گھریلو تشدد کے متاثرین کے لیے خصوصی ہیلپ لائنز اور سپورٹ سینٹرز قائم کیے جائیں جہاں وہ بلا خوف و خطر مدد حاصل کر سکیں۔
- مقامی کمیونٹیز میں گھریلو تشدد کے بارے میں آگاہی مہم چلائی جائیں تاکہ لوگ اس مسئلے کی سنگینی کو سمجھ سکیں اور اسے روکنے میں مدد کر سکیں۔
- خاندانی مشاورتی مراکز قائم کیے جائیں جہاں ماہرین خاندانوں کو درپیش مسائل کے حل کے لیے مشاورت فراہم کر سکیں۔
- شادی سے قبل جوڑوں کو باہمی تعلقات اور حقوق و فرائض کے بارے میں آگاہی فراہم کی جائے۔
- علماء اور مذہبی رہنماؤں کو اس مسئلے کے حل کے لیے اہم کردار ادا کرنا چاہیے۔وہ اپنے خطبات اور درس و تدریس میں گھریلو تشدد کی ممانعت اور خاندان کے حقوق پر زور دیں۔
- مساجد میں گھریلو تشدد کے خلاف خصوصی پروگرامز منعقد کیے جائیں جہاں لوگوں کو اسلامی تعلیمات کے حوالے سے آگاہ کیا جائے۔

ان سفارشات کے ذریعے اسلامی معاشرتی نظام میں گھریلو تشدد کے مسئلے کو کم کرنے اور خاندانوں کو مضبوط اور مستحکم بنانے میں مدد ملے گی۔

**مصادر و مراجع:**

---

[i] القرآن الکریم، سورۃ الروم آیت 21

[ii] صحیح بخاری : کتاب 93، حدیث نمبر 7138

[iii]القرآن الکریم، سورۃ لقمان، آیت 14

[iv] احمد، محمد، "اسلامی معاشرتی نظریات"، مکتبہ اسلامیہ، 2005، ص 34-36

[v] ترمذی، حدیث نمبر 3895

[vi] علی، حامد، "گھریلو تشدد اور اسلام"، دار التصنیف، 2008، ص 51-54

[vii] نواز، عبد الحمید. "تشدد کے مختلف صورتیں اور ان کے اثرات"، اُردو کتب خانہ، 2019، ص. 45-50.

[viii] اقبال، محمد. "بعض اسلامی اصول"، اِشاعتِ اقبال، 1990، ص. 75-80.

[ix] جاوید، ڈاکٹر عمران۔ خواتین کے خلاف جسمانی تشدد: معاشرتی مسائل اور حل۔ لاہور: بک ہاؤس، 2019، ص، 95-99

[x] شاہین، ڈاکٹر زینب۔ ذہنی تشدد: نفسیاتی اور معاشرتی پہلو۔ کراچی: یونیورسٹی پبلشنگ، 2011، ص، 15

[xi] پروین، شاکر، "جنسی تشدد اور اس کے نفسیاتی اثرات"، یونیورسٹی آف کراچی پریس، 2022، ص، 45

[xii] محمود، ڈاکٹر خالد۔ مالی تشدد: ایک جائزہ۔ لاہور: ریسرچ اینڈ پبلشنگ ہاؤس، 2019ص، 25

[xiii] القرآن الکریم, سورۃ النساء، آیت 19

[xiv] سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 1977

[xv] اکبر، ڈاکٹر فرحان, پاکستان میں گھریلو تشدد: اسباب اور حل۔ لاہور: بک ہاؤس, 2018، ص 102

[xvi] قریشی، ڈاکٹر صائمہ۔ نفسیاتی عوامل اور گھریلو تشدد۔ کراچی: یونیورسٹی پبلشنگ، 2019، ص 49

[xvii] شاہ، ڈاکٹر عمران۔ تشدد کے نفسیاتی پہلو: بچپن کے تجربات اور بالغ ہونے پر اثرات۔ لاہور: بک ہاؤس، 2017، ص 77

[xviii] یاسمین، ڈاکٹر سارہ۔ نفسیاتی مسائل اور تشدد: وجوہات اور حل۔ کراچی: یونیورسٹی پبلشنگ، 2018، ص 208

[xix] العابدین، ڈاکٹر زین۔ پاکستان میں پدر شاہی نظام اور گھریلو تشدد۔ اسلام آباد: نیشنل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔ 2019، ص 58

[xx] رحمن، ڈاکٹر فضل۔ اسلامی تعلیمات اور خاندان۔ لاہور: بک ہاؤس، 2017، ص 78

[xxi] صدیقہ، ڈاکٹر عائشہ۔ اسلام میں مرد و عورت کے حقوق و فرائض۔ کراچی: یونیورسٹی پبلشنگ، 2018، ص 45

[xxii] حسین، ڈاکٹر زاہد۔ شریعت اسلامی کی خانگی زندگی میں محبت اور عدل کی تعلیمات۔ اسلام آباد: نیشنل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔ 2019، ص 83

[xxiii] القرآن الکریم, سورۃ النساء، آیت، 36

[xxiv] سنن ابی داود، حدیث نمبر 4682

[xxv] القرآن الکریم, سورۃ النساء، آیت، 135

[xxvi] القرآن الکریم, سورہ النحل، آیت، 97

[xxvii] القرآن الکریم, سورۃ النساء، آیت، 19

[xxviii] القرآن الکریم, سورہ الاسراء، آیت، 23

[xxix] القرآن الکریم, سورہ التحریم، آیت، 6

[xxx] **سنن ترمذي**, کتاب20،حدیث2074

[xxxi] سنن ابوداؤد، کتاب نمبر17،حدیث نمبر2985

[xxxiii] پنجاب حکومت، "پنجاب پروٹیکشن آف ویمن اگینسٹ وائلنس ایکٹ2016"، شائع شدہ:2016،ص،1-12

[xxxiv] چائلڈپروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو، "بچوں کو بدسلوکی اور استحصال سے بچانے کے اقدامات"، شائع شدہ:2018،ص،5-30

[xxxv] علی، محمد، "پنجاب میں خواتین کے حقوق اور تشدد کی روک تھام کے قوانین"، جریدہ برائے سماجی انصاف،2020،ص،67-90۔